رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | بدھ ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ، ۱۴ اخاء ۱۳۶۰ ہش، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۱۲ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے ہمیشہ صحت و تندرستی سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحتِ کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

• مکرم محمد اسماعیل صاحب دارالیمن شرقی ربوہ جو لمبا عرصہ کار ڈرائیور کی حیثیت سے مرکز سلسلہ میں خدمات بجالاتے رہے کی صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں کسی کھڈہ میں گر کر دائیں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے جس کی وجہ سے وہ بہت ہی تکلیف اور پریشانی میں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

(مظفر حسین انسپکٹر تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے

اٹلی اور جنوبی امریکہ میں مساجد کے قیام کی مہم آخری مرحلے میں داخل ہوگئی

دس ملکوں کے خدام نے قریباً ۳۸ لاکھ روپے کی رقوم کی مالی قربانی پیش کر دی

محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دورۂ براعظم یورپ و امریکہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی تنظیم و استحکام اور تعلیمی و تربیتی مقاصد کے ضمن میں قابل قدر مساعی

ربوہ ۱۲ اخاء/اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اٹلی اور جنوبی امریکہ میں دو مساجد کے قیام کی مہم محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخری مرحلے میں داخل ہوگئی ہے اور انشاء اللہ العزیز جلد مساجد کی تعمیر کا کام شروع ہو سکے گا۔ یہ بات صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے ایک ملاقات میں نمائندہ الفضل کو بتائی۔

محترم صدر صاحب نے یاد دلایا کہ چودھویں صدی ہجری کے آخری سالانہ اجتماع کے آخری اجلاس میں مجلس مرکزیہ نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ عہد کیا تھا کہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے چودھویں صدی ہجری میں عطا ہونے والے انعامات الٰہیہ کے شکرانے کے طور پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں دو مساجد کا نذرانہ پیش کیا جائے گا۔ محترم صدر صاحب نے بتایا کہ اس موقعے پر اعلان میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ان مساجد کے لیے جملہ رقوم براعظم یورپ و امریکہ کے خدام مہیا کریں گے۔ چنانچہ اس مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کو براعظم یورپ و امریکہ کے دورے پر روانہ کیا گیا۔ محترم صدر صاحب نے بتایا کہ اس دورے کی جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں وہ نہایت خوشکن ہیں اور ۱۴ ستمبر ۱۹۸۱ء تک کی آمدہ رپورٹوں کے مطابق اب تک محترم نائب صدر صاحب کی مساعی سے ایک لاکھ بانوے ہزار تین سو سولہ پونڈ کی رقم وصول ہو چکی ہے۔ پاکستانی کرنسی میں اس کی مقدار اڑتیس لاکھ روپے (۳۸،۰۰۰،۰۰۰ روپے) سے زائد بنتی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

محترم صدر صاحب نے بتایا کہ ان دو مساجد کی تعمیر میں جن دس ممالک کی مجالس خدام الاحمدیہ نے حصہ لیا ہے۔ ان کے نام ان کی فیصد ادائیگی کی پوزیشن کے لحاظ سے ترتیب وار مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سوئٹزرلینڈ ۲۔ ناروے
۳۔ امریکہ ۴۔ کینیڈا
۵۔ انگلستان ۶۔ سویڈن
۷۔ ڈنمارک ۸۔ ہالینڈ
۹۔ جرمنی ۱۰۔ سپین

ان ممالک کے جن شہروں کی مجالس خدام الاحمدیہ نے اس سلسلہ میں نمایاں قربانی پیش کی ہے ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ ڈیٹرائٹ (امریکہ)
۲۔ ایسٹ لندن (انگلستان)
۳۔ لاس اینجلز (امریکہ)
۴۔ آکسفورڈ (انگلستان)
۵۔ لیمنگٹن سپا (انگلستان)
۶۔ نیورمبرگ (مغربی جرمنی)
۷۔ کولون (" ")

محترم صدر صاحب نے ان سب مجالس اور خدام کی کارکردگی کو سراہا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اپنی جناب سے بہترین اجر عطا کرے (آمین)

صدر صاحب نے بتایا کہ اس دورے کا ایک اور مقصد یورپ امریکہ اور کینیڈا کے ممالک میں مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور استحکام تھا۔ اس سلسلے میں نئی مجالس قائم کرنا پہلے سے قائم مجالس کی تنظیم و تربیت کا فریضہ انجام دینا اور مختلف ممالک کے حالات کے پیش نظر عملی لائحہ کار تجویز کرنا بھی تھا۔ چنانچہ نائب صدر صاحب کے اس دورے کے دوران ان ممالک میں نئی تقرریاں کی گئیں۔ ہر جگہ کے عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔ خدام کی تجنید مکمل کروائی جا رہی ہے اور تنظیمی مضبوطی کے نقطۂ نظر سے اللہ تعالیٰ

(باقی صفحہ پر)

نکاح کی مبارک تقریب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو عزیزہ منصورہ باسمہ سلمہا صاحبہ بنت مکرم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کا نکاح عزیز حمید الرحمٰن صاحب سلمہ ابن مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال کے ساتھ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

عزیزہ منصورہ باسمہ سلمہا حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی پوتی اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو سلسلہ احمدیہ کے دونوں بزرگ خاندانوں کے لیے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے ہر لحاظ سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل، رحمت نگر ربوہ • قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۱۴ اخاء ۱۳۶۰ ہش

اصلاحِ خلق اور مامورین الٰہی کا طریق کار

بادشاہ (یعنی حکومت و اقتدار کے جملہ سیاسی نظام) فلاسفر، دانشور، حکماء، ادباء، شعراء سب اپنی اپنی جگہ اصلاحِ خلق اور اصلاحِ معاشرہ کے علمبردار ہوتے ہیں۔ بادشاہ قوانین وضع کرکے لوگوں سے ان کی پابندی کراتے ہیں اور جو قوانین کی خلاف ورزی کریں انہیں اقتدار و اختیار کو کام میں لاکر سزا دیتے اور امن و امان قائم کرتے ہیں۔ فلاسفر انسانوں کے خیالات اور اعمال و افعال کے اسباب و علل پر روشنی ڈال کر اور خیالات اور اعمال کو منضبط کرنے کے اصول وضع کرکے خیالات و اعمال میں نظم و ضبط اور تسلسل پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، دانشور زندگی کے حقائق بیان کرکے مادی ترقی کی راہیں بتاتے ہیں، ادیب اور شاعر اپنی ادبی تخلیقات اور فکری کاوشوں کے ذریعہ معاشرہ کے عیوب کو اجاگر کرکے بھلائی کے جذبات کو ابھارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح معلمین اخلاق اور واعظ اخلاق کی اصلاح کے لئے شیریں، خوشگوار اور مؤثر تقریریں کرکے وقتی طور پر لوگوں میں نیکی کی طرف میلان پیدا کرنے کی سعی میں لگے رہتے ہیں۔

ان کی یہ سب کوششیں اور کاوشیں اپنی اپنی جگہ کتنی ہی نیک نیتی پر مبنی کیوں نہ ہوں اور کیسے ہی کارآمد اصول و قوانین وہ کیوں نہ وضع کریں اور کیسی ہی خوش آئند باتیں اور مرغوب و دلپسند لہجاتیں کیوں نہ بیان کریں ان کا وہ اثر ظاہر نہیں ہوتا جو حقیقی اور پائیدار اصلاح کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب کوششیں مادی اصلاح تک محدود ہوتی ہیں۔ بادشاہ یا حکومتیں بالجبر قوانین نافذ کرتی ہیں اُس سے وقتی طور پر خرابی تو دب جاتی ہے ختم نہیں ہوتی اسی لئے سخت گیر قوانین اور سزا و عقوبت کے نت نئے طریقوں کے باوجود جرائم کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کچھ لوگ قانون کے خوف کے زیر اثر جرائم کے ارتکاب سے بھی باز رہتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہوتی جو بڑی سے بڑی سزا جھیل جاتے ہیں اور پھر بھی جرائم کے ارتکاب سے باز نہیں آتے۔ اسی طرح لوگ فلاسفروں، دانشوروں، شاعروں اور ادیبوں اور اخلاقی واعظوں کی باتیں سنکر عش عش تو ضرور کر اٹھتے ہیں اور سر دھننے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ لیکن ان کے خیالات اور اعمال پر ان کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان فلاسفروں، دانشوروں، شاعروں، ادیبوں اور اخلاقی واعظوں کا عمل ان کے اپنے قول کے مطابق نہیں ہوتا وہ جو کچھ کہتے ہیں اُس پر عمل پیرا نہیں ہوتے اسی لئے لوگ ان کی باتوں پر کان دھرنے کے باوجود انہیں ایک کان سے سنتے اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں اور جو لوگ ان کا کچھ اثر قبول بھی کرتے ہیں وہ محض وقتی اور عارضی ہوتا ہے۔

ان خود ساختہ مصلحین کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ مامورین کا طریق اصلاح ان سب سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ وہ اپنے اصلاحی کام کا آغاز فروعات سے نہیں بلکہ اصل سے کرتے ہیں، وہ شاخوں کو ہرا کرنے کے پیچھے نہیں پڑتے بلکہ جڑ کی اصلاح کرتے ہیں تاکہ اس سے از خود ہری اور سرسبز شاخیں پھوٹیں وہ اپنی قوت قدسیہ کی مدد سے ان کے دلوں کی اصلاح کرتے ہیں اور انہیں بدل کر ان سے پھوٹنے والے گناہ اور معصیت کے سوتے بند کر دیتے ہیں وہ خدا کی طرف سے آتے ہیں اور لوگوں کے دل دنیا اور اُس کی زینتوں کی طرف سے پھیر کر خدا کی طرف کر دیتے ہیں اور اُس کے ساتھ اُن کا زندہ تعلق قائم کر دکھاتے ہیں۔ اسی لئے ان کے تربیت یافتہ افراد اور ہی قسم کے انسان بن جاتے ہیں وہ کوئی بات بھی جبر سے نہیں منواتے بلکہ وہ لوگوں کے دل جیت کر انہیں ایسا بنا دیتے ہیں کہ ان کی طبیعتیں گناہ و معصیت اور قانون شکنی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتیں کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جبری قوانین اور تعزیرات کے خوف سے حقیقی اصلاح کبھی ممکن نہیں ہوتی۔ اس کے نتیجہ میں گناہ کی خواہش تو وقتی طور پر دب جاتی ہے لیکن موقعہ ملنے پر پھر پوری شدت کے ساتھ ابھرتی ہے اس کا قلع قمع اُس وقت ہی ہوتا ہے جب دل بدلے جائیں۔ یعنی ان میں گناہ سے نفرت اور نیکی کی طرف رغبت دائمی طور پر پیدا کر دی جائے۔ یہی وہ عظیم الشان کارنامہ ہے جو مامورین الٰہی سرانجام دیتے ہیں۔ یعنی مواعظ حسنہ اور اپنے عملی نمونہ اور باطنی کشش سے دلوں کو فتح کرکے وہ انہیں بدلکر رکھ دیتے ہیں۔ اسی لئے ان کے ذریعہ ایسا انقلاب رونما ہوتا ہے کہ جسے برپا کرنا کسی بادشاہ، کسی حکومت، کسی فلاسفر، کسی دانشور، کسی ادیب، کسی دنیوی واعظ کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ دنیوی مصلحین اور مامورین الٰہی کے طریقہائے اصلاح کے فرق کو جناب سید سلیمان ندوی نے سیرت النبیؐ کی جلد چہارم میں بڑی عمدگی سے واضح کیا ہے چنانچہ آپ بادشاہوں، فلاسفروں اور عام اخلاقی معلموں کے طریق اصلاح کی اصل خامی کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک نبی اور ایک رسول کا کام بھی بادشاہوں، فلاسفروں اور حکیموں کی طرح انسانوں ہی کی اصلاح ہے مگر ان میں سے کسی اور کا کام بھی دوسروں سے ملتا جلتا نہیں ہے۔ بادشاہ صرف اس کا ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے زور و قوت سے بازاروں، گلیوں، آبادیوں اور میدانوں میں امن و امان اور انصاف کو قائم رکھے۔ فلاسفر انسانوں کے تمام اعمال و خیالات کے اسباب و علل کی تفتیش اور ان میں نظم و تسلسل اور علت و معلول کا ربط پیدا کرنے کا کفیل ہے، فلسفۂ اخلاق کے معلم تمہارے اخلاق و عادات و اسباب و علل تم کو بتاتے اور ناقابل فہم جذبات کی تشریح کرتے ہیں، اس سے آگے ان کا کوئی کام نہیں۔ حکیم اور واعظ تمہارے اعمال و اخلاق کی اصلاح کے لئے نہایت شیریں، خوشگوار اور ڈھلے ہوئے فقرے سناتے ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی نہیں جو تمہارے دلوں کا راہ نما ہو جو تمہارے احساس، ارادے اور اختیار کے قدم کو غلط روی سے روک سکے، وہ نہ صرف تمہارے اخلاق و عادات اور جذبات کے اسباب و علل بتائے بلکہ تمہارے اخلاق و عادات اور جذبات میں خیر و شر کی تمیز کرے اور خیر کے حصول اور شر سے حفاظت کی تدبیر بتائے بلکہ اس کے ہاتھ اور زبان میں یہ قوت ہو کہ وہ اپنی تعلیم و تلقین و فیض صحبت سے تمہارے اخلاق و عادات و جذبات بلکہ احساس ارادے اور اختیار کی غرض و غایت بلکہ پورے دل کی قوتوں میں انقلاب پیدا کر دے اور شر کے تخم کو دلوں کی سرزمین سے نکال کر خیر کا برگ و بار پیدا کر دے۔"

(جلد چہارم عام کتابی تقطیع صفحہ ۵۲ و صفحہ ۵۳)

بادشاہوں، فلاسفروں، دانشوروں، ادیبوں، شاعروں اور عام اخلاقی معلموں کے طریق اصلاح کے بعد اس کے بالمقابل مامورین الٰہی کے طریق اصلاح اور عجیب انقلاب کی آئینہ دار ان کی لائی ہوئی حقیقی مستقل اور پائدار اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے جناب سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں:۔

"البتہ نبی یہ تمام کام (یعنی دلوں کی راہ نمائی، خیر و شر کی تمیز، شر سے حفاظت اور باطن کی قلب ماہیت کے جملہ کام) سرانجام دیتا ہے۔ وہ انسانوں کو ان کے احساس، ارادے اور اختیار کی بھولی ہوئی ذمہ داری یاد دلاتا ہے اور ان کے قوٰے کے مرکز یعنی دل کو خدا کے حکم سے درست کر دیتا ہے۔ وہ بادشاہوں کی طرح صرف بازاروں، مجمعوں اور آبادیوں کا امن و اطمینان نہیں چاہتا وہ معلمین اخلاق کی طرح اسباب و علل کی تلاش و جستجو و تشریح کی پروا نہیں کرتا بلکہ اخلاق سیئہ خواہ کسی سبب سے ہوں وہ ان کی بیخ کنی کرتا ہے اور اخلاق حسنہ خواہ وہ کسی علت کے معلول ہوں وہ ان کو انسانوں کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ انسانی اوہام کے طلسم کو توڑ دیتا ہے اور غلط رسم و رواج کی بندشوں کو کھولتا ہے اور انسانوں کی غلامی سے آزاد کرکے صرف خدا کی غلامی میں دیتا ہے۔" (صفحہ ۵۳)

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیش و عشرت ہی زندگی کا مقصد نہیں

مکرمہ سیدہ سائرہ انجم صاحبہ بنت سید غلام محمد شاہ صاحب فیصل آباد

خدا تعالیٰ نے انسان کی تخلیق بے مقصد نہیں کی۔ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے "جب اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان ہر چیز کو پیدا کر لیا تو اس نے فرشتوں سے کہا۔

"میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں اس پر انہوں نے کہا کہ کیا تو اس میں (ایسے شخص بھی) پیدا کریگا جو اس میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اور ہم (تو وہ ہیں جو) تیری حمد کے ساتھ (ساتھ) تیری تسبیح بھی کرتے ہیں۔ اور تجھ میں سب بڑائیوں کے پایا جانے کا اقرار کرتے ہیں"

تب ارشاد ہوا۔

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔

(البقرہ)

میں یقیناً وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

پھر خالق کون و مکان نے آواز دینے والی مٹی یعنی سیاہ گارے سے جس کی ہیئت تبدیل ہو چکی ہو ایک بشر پیدا کر لیا اسے مکمل کر لیا اور اس کے دل میں اپنا کلام ڈال لیا تو سب فرشتے اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہوئے اللہ کے حضور گر گئے مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور کہا "میں ایسا نہیں کہ ایک ایسے بشر کے طریق پر ہو کر فرمانبرداری اختیار کروں جسے تو نے آواز دینے والی مٹی سے یعنی ایسے سیاہ گارے سے جس کی ہیئت تبدیل ہو چکی ہو پیدا کیا ہے"

ابلیس کا انکار سن کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"اگر تیرا یہ خیال ہے تو تو اس (مقام) سے نکل جا کیونکہ تو یقیناً دھتکارا ہوا ہے اور (یاد رکھ کہ) جزا (و سزا) کے دن تک تجھ پر (میری) لعنت رہے گی"

تب ابلیس نے کہا

رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ قرار دے دیا ہے میں ضرور اُن کے لیے دنیا میں (گمراہی کو) خوبصورت کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔

تب ارشاد ربانی ہوا۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ

(الحجر)

جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کبھی بھی تسلط نہیں ہو گا ہاں ایسے افراد جو تیرے پیچھے چلیں یعنی خود گمراہ ہوں (وہ مستثنیٰ ہیں)

پھر دیر رفتہ رفتہ بڑھتی گئی۔ شیطان اپنے قول و عہد کے مطابق انسان کو گمراہ کرنے میں پیش پیش رہا جن کا ایمان کمزور تھا وہ شیطان کے فریب میں آ گئے اور اس کے پیروکاروں میں شامل ہوتے رہے اور جو نیک طینت تھے وہ شیطان کو جھٹلا کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے رہے۔ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ بلاشبہ بدی کی جڑیں نیکی کی نسبت بڑی سرعت سے پھیلتی ہیں۔ چونکہ انسان ان مختلف قوتوں کے مجموعے کا نام ہے جن میں سے بعض قوتیں اگر صفاتِ حسنہ کی طرف آمادہ کرتی ہیں تو بعض قوتیں برائی کے لئے ترغیب دیتی ہیں اس لئے شیطان نے انسان کی ان قوتوں کو ابھارہ جو برائی کے لئے ترغیب دیتی ہیں اور جب مؤخر الذکر قوتیں اوّل الذکر قوتوں پر غالب آ گئیں تو انسان برائی اور عیاشی کی جانب مائل ہو گیا اور جب بھی کسی جگہ پر شیطان کے بہکاوے میں آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی اور وہ خدا تعالیٰ کو یکسر فراموش کر کے دنیا کی سحر انگیزیوں میں مدہوش ہو گئے تب خدا تعالیٰ وہاں پر اپنے خاص بندے بھیجتا تاکہ وہ غفلت کے اندھیرے میں بھٹکے انسان کو حق و صداقت کے انوار سے معمور کریں اور ان کی آنکھوں سے غفلت کے پردے اتاریں یہ خدا کے برگزیدہ بندے لوگوں کو پکار پکار کر خدا کی طرف بلاتے اور انہیں عذاب الٰہی سے ڈراتے۔

اسی طرح آج سے چودہ سو برس قبل دینِ ابراہیمی کی تجدید ہوئی اور سرورِ کائنات فخرِ موجودات محمد صلی اللہ علیہ وسلم گم کردہ راہ انسانوں کو صراطِ مستقیم دکھانے کی غرض سے اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے آپؐ کی بعثت سے قبل کوئی بھی قوم ایسی نظر نہ آتی تھی جو اپنے کردار و اعمال کی وجہ سے صالح کہی جا سکتی ہو۔ مگر آپؐ نے اپنی کوشش محنت اور جد و جہد سے بدی کے درمیان حق و صداقت کی شمع روشن کر دی۔ ہر چند کہ شیطان اور اس کے چیلے آپؐ اور آپؐ کے ماننے والوں کے لئے مصائب کے پہاڑ کھڑا کرتے رہے۔ اور آپؐ کو اس عظیم مقصد سے روکنے کے لئے آپؐ پر شیطانی حملے ہوتے رہے مگر خدا کی نصرت آپؐ کے ساتھ رہی، اور بالآخر آپؐ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور شیطان کو منہ کی کھانی پڑی۔ آپؐ دنیا کو چھوڑنے سے قبل قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے ایک ایسا نسخۂ کیمیا چھوڑ گئے جو انسان کی راہنمائی کے لئے ایک روشن مینار ہے جس کی روشنی میں انسان نیکی اور بدی کی راہوں میں تمیز کر سکتا ہے۔ بلاشک! مسلمان کے پاس اپنے اعمال کی اچھائی یا برائی کو پرکھنے کے لئے قرآن حکیم کی کسوٹی ہے۔

مگر افسوس آج مسلمان خدائے ذوالجلال کو یکسر فراموش کر کے شیطان کے پھیلائے ہوئے مکر و فریب کے جال میں مقید ہوتا جا رہا ہے۔ آج انسان اپنی پیدائش کا مقصد بھول کر دنیا کی حرص و ہوس اور عیش و عشرت کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ بیٹھا ہے۔ جدھر نگاہ دوڑاؤ! لوگ کاروباری مصروفیت اور غفلت کے اندھیروں میں بھٹک کر مقصودِ زندگی کو بھول گئے ہیں اور حصولِ زر کو مقصودِ زندگی بنا لیا ہے ان کو حصولِ دولت کی طرف اس قدر شغف ہے کہ سب طرف سے بے تعلق ہو کر دولت حاصل کرنے کی طرف جھک گئے ہیں اور لالچ اور طمع کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں۔

دولت اکٹھی کرنے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی خواہش نے انسانی قلوب کو سنگدلی اور بے رحمی کے جذبات سے معمور کر دیا ہے آئے دن اخبارات و رسائل میں اس قسم کی انسانیت سوز خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ جائیداد کے تنازعہ پر بھائی نے بھائی کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے تو کبھی بیٹے نے باپ کا خون کر دیا۔ ان جرموں کے پیش نظر ایک ہی مقصد ہوتا ہے اور وہ مقصد صرف اور صرف حصولِ دولت اور جائیداد ہے۔

غور کیجئے باپ اور بیٹے کا رشتہ کس قدر حقیقی اور قریبی ہے۔ دونوں کی رگوں میں ایک خون دوڑ رہا ہے۔ مگر جہاں دولت کی ہوس انسان پر غالب آ جائے تو وہ انسان سے درندہ بن جاتا ہے بلکہ درندے سے بھی خطرناک۔ کیونکہ شاید ہی کوئی درندہ ایسا ہو جو خود اپنی جنس کو چیرتا پھاڑتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح الفاظ میں ان لوگوں کو فرمایا ہے جو خالقِ حقیقی کو بھول کر دنیا میں گم ہو چکے ہیں اور اسی کو اپنا دائمی ٹھکانہ سمجھ لیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

(الحدید آیت ۲۱)

اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے اس (دنیوی زندگی) کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے۔ جس کا اُگنا زمیندار کو بہت بھلا لگتا ہے اور وہ خوب لہلاتی ہے مگر آخر تو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے۔ پھر اس کے بعد) وہ گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (ایسے دنیا والوں کے لیے) سخت عذاب مقرر ہے اور (دنیا سے دل لگانے والے فرمانبرداروں کے لیے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور دنیوی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اسی طرح قرآن پاک میں ایک اور جگہ فرمایا:۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(التغابن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہارا مال اور تمہاری اولاد یں صرف ایک آزمائش کا ذریعہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ جل شانہٗ نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ اے انسان تجھے تیری اولاد اور تیرا مال کبھی نفع نہیں بخش سکتا اور تو ان پر گھمنڈ نہ کر کیونکہ مال اور اولاد دونوں ہی تیرے لئے ایک فتنہ ہیں اور صرف اُسی (اللہ) کی ذاتِ رحیم ہے جو تیرے اعمال کا تجھے اجر دے گی اور اللہ بہت قدر دان ہے وہ کبھی کسی کی نیکی کو فراموش نہیں کرتا۔ کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جو اولاد کی خاطر دولت اکٹھی کرنے کے لئے ایسے ذرائع اختیار کرتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتے ہیں۔

اور بالآخر وہ خدا تعالیٰ کی گرفت میں آجاتا ہے حالانکہ جس اولاد کے لئے وہ اپنے ایمان کو خراب کرتا ہے وہ اولاد اس کی کبھی سچی خیر خواہ نہیں ہو سکتی حضرت سعدیؒ نے ایک حکایت بیان کی ہے

"دیارِ غیر میں ایک امیر آدمی کے گھر ایک مہمان تھا۔ مال و دولت کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ایک خوش شکل بیٹا بھی دیا تھا۔ ایک رات وہ شخص کہنے لگا۔ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ میرے گھر میں بیٹا ایک مدت کی دعا اور تمنا کے بعد پیدا ہوا ہے۔ یہاں ایک مقام پر ایک بابرکت درخت ہے۔ لوگ اس کے قریب جا کر دعائیں مانگتے ہیں اور بامراد لوٹتے ہیں۔ میں نے بھی وہاں جا کر دعا مانگی اور اللہ نے میری مراد پوری کر دی۔ جس وقت وہ امیر باپ اپنے بیٹے کے بارے میں ان جذبات کا اظہار کر رہا تھا تو بیٹا اپنے دوستوں کی محفل میں بیٹھا ہوا یہ کہہ رہا تھا کہ "اے کاش مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ بابرکت درخت کس جگہ ہے۔ میں وہاں جاؤں اور یہ دعا مانگوں کہ میرا باپ مر جائے تاکہ سارا مال اور جائیداد میرے قبضے میں آجائے"۔

غور کیجئے! یہ مال و دولت ایک فتنہ سے کم نہیں۔ دولت کی ہوس انسان میں خود غرضی۔ اور سنگدلی کے جذبات پیدا کرتی ہے اور وہ حقیقی رشتوں کو بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ بھائی کا خون کرنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتا۔ دولت کی محبت تو وہ نشہ ہے جو انسان کے ہر احساس پر غالب آکر اسے انسانیت کی سطح سے گرا دیتی ہے اور وہ اُسے پانے کے لئے ایسے مکروفعل کر گزرتا ہے کہ جس کے تصور سے بھی دل کانپ اٹھتے ہیں

آج ہم جس دَور سے گزر رہے ہیں وہ دنیا پرستی اور عیش پرستی کا دَور ہے۔ شیطان انسان کے دل و دماغ پر پوری طرح غالب آچکا ہے اور انسان کو کٹھ پتلی کی طرح اپنے اشاروں پر چلا رہا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے بار بار تنبیہ کی کہ شیطان سے بچ جاؤ اس کے مکر و فریب سے اپنے آپ کو بچا لو۔ کیونکہ شیطان ہی تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ وہ اپنے قول کے مطابق دنیا اور اس کی گمراہی کو تمہارے لئے خوبصورت اور دلکش بنا کر پیش کرتا ہے اور پھر تجھے ورغلا کر اس راستے پر لے جانے کی کوشش کرتا ہے جو راستہ ذلت و خواری اور رسوائی کے مہیب گڑھے کی طرف جاتا ہے۔ اور جس راہ پر چل کر تو دنیا و آخرت میں ناکام و نامراد ہو جاتا ہے۔ اور آخرت میں تیرا ٹھکانہ دوزخ ہے جہاں تو ہمیشہ اذیت میں مبتلا رہے گا اور اپنے کئے کی سزا بھگتے گا۔

لیکن کتنا اذیت ناک پہلو ہے کہ انسان اپنے رب کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑ کر اپنے دشمن (شیطان) کے فریب میں آکر اس کے پیچھے چل رہا ہے۔ اور اپنی پیدائش کا مقصد بھول کر عیش و عشرت کو مقصدِ زندگی بنا لیا ہے۔ حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ وہ بادشاہ تاریخ کے صفحات میں گم ہو گئے جنہوں نے دولت و زر سے محبت کی اور عیش و عشرت کو زندگی کا مقصد سمجھا مگر تہی دست و تہی دامن لوگوں کا نام اب بھی عقیدت و احترام سے لیا جاتا ہے اور قیامت تک لیا جاتا رہے گا۔ جنہوں نے دنیا کو محض ایک سرائے سمجھ کر زندگی بسر کی اور جن کی زندگی اور موت صرف اپنے پروردگار کی رضا کے حصول کے لئے وقف تھی۔ خدا کے یہ برگزیدہ لوگ مر کر بھی امر ہو گئے۔

عظیم مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر جس نے عیش پرستی اور شراب و شباب میں کھو کر سکون تلاش کرنے کی کوشش کی۔ اس کا مقولہ تھا۔

"بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست"

لیکن اُسے بھی آخر شراب کے مٹکے توڑ کر اپنے خدا کے حضور جھکنا پڑا اور اسے احساس ہوا کہ کامیابی کا راستہ عیش و عشرت طاؤس و رباب، ساغر و مینا اور ساقی و جام نہیں بلکہ فلاح کے لئے خدائے بزرگ و برتر کے آگے سربسجود ہونا اور شمشیر و سنان کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔

اگر انسان یہ سمجھے کہ وہ دنیا میں عیش کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تو یہ اس کی بھول ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ شراب کے نشے میں مخمور اپنے خالق کو بھلا دے خدائے لم یزل نے انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ ساغر و مینا میں ڈوب کر رہ جائے بلکہ انسان کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ وہ شراب کے چھلکتے جام کی بجائے اپنے رب کی محبت میں ڈوب کر امر ہو جائے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد طبلے کی تھاپ پر تھرکنا نہیں بلکہ اللہ اکبر کی صدا پر خدا کے حضور جھکنا ہے۔

پرانے لوگوں کی تاریخ پر غائر نظر ڈال کر دیکھیں! تو معلوم ہو گا کہ جس قوم نے بھی حق و صداقت کی راہ کو چھوڑ کر عیش پرستی کا راستہ اختیار کیا وہ قوم میں ذلیل و خوار ہو کر رہ گئی۔ آج مسلمان دنیا میں کیوں کمزور و ناکام ہیں؟۔ صرف اس لئے کہ آج مسلمان اس راستے کو ترک کر چکے ہیں جو راہ آج سے چودہ سو برس قبل محسنِ اعظم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دکھائی تھی۔

ہم جس رسولِ عربیؐ کے اُمتی ہونے کے دعویدار ہیں انہوں نے دنیا کو صرف ایک سرائے سمجھ کر زندگی گزاری اور دنیا کی ہر آسائش میسر ہونے پر بھی اس کو اپنے پر حرام قرار دیا۔ اگر آپؐ چاہتے تو دنیا کی ہر نعمت آپؐ کے قدموں تلے آجاتی مگر آپؐ نے دنیا کی آسائشوں سے اپنا دامن یوں بچایا جیسے آگ سے دامن بچایا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ رسولِ مقبولؐ ایک چٹائی پر سو گئے۔ سو کر اُٹھے تو جسم مبارک پر چٹائی کی بناوٹ کے نشان پڑ گئے۔ حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ حکم فرمائیں تو ہم آپؐ کے لئے اچھا سا بچھونا بچھایا کریں اور اچھی اچھی چیزیں حاصل کر کے آپ کے پاس لایا کریں۔ آپؐ نے ان کی بات سن کر فرمایا۔

"مجھے دنیا سے کیا تعلق۔ میرا دنیا سے بس اتنا ہی واسطہ ہے جیسے کوئی مسافر درخت کے نیچے سایہ دیکھ کر بیٹھ جائے اور پھر اٹھ کر چلا جائے"

اسی طرح ایک مرتبہ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔

"اے عائشہ! اگر تو آخرت میں مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو تجھے اتنی دنیا کافی ہونی چاہیئے جتنا سامان ایک مسافر ساتھ لے کر چلتا ہے اور دولت والوں کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کر اور کسی کپڑے کو پرانا مت سمجھ جب تک تو اُسے پیوند لگا کر نہ پہن لے"

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچے مکان اور بڑی بڑی عمارات بنانے کو بھی ناپسند فرمایا ہے۔ دراصل آپ نے انسان کو دولت اکٹھی کرنے اور اونچے مکانات بنا کر رہنے سے اس لئے منع فرمایا تھا کہ آپؐ کے خیال میں جب انسان ایسی ایسی پُر آسائش زندگی بسر کرنے لگے تو اس کے دل میں غرور و تکبر کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں اور مغرور اور متکبر انسان خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ کا اونچا سا بنا ہوا مکان دیکھا پھر جب وہ (صحابیؓ) رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کی طرف توجہ نہ فرمائی اور منہ پھیر لیا۔

مگر افسوس کہ آج مسلمان اپنے پیارے رسولؐ کے اعمال و افعال کو بھلا کر ایک بار پھر دنیا کی رنگینیوں میں کھو چکا ہے۔ اور دولت کے حصول کے لئے حلال و حرام کی تفریق سے غافل اور بے پرواہ ہو چکا ہے۔ اب اس کی پستی کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ دولت کو پانے کے لئے شب و روز محنت مشقت کرے اور ہر وہ جائز ناجائز ذریعہ اختیار کرے جس سے دولت کے انبار لگ سکیں دنیا کی ہوا و ہوس اس پر اتنی مسلط ہو چکی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور روزِ آخرت کو بھلا چکا ہے۔ دولت کی محبت اسے خدا تعالیٰ سے بہت دُور لے جا چکی ہے۔ کیونکہ جس دل میں دنیا کی محبت بسی ہو وہ دل خدا کی محبت سے عاری ہوتا ہے۔ حریص لالچی اور دنیا پرست انسان اور مالکِ حقیقی کے درمیان دولت کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بدنصیب انسان اپنے خدا کے قرب سے محروم ہو کر رہ جاتا ہے"

سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا۔

"بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے یہ بدبخت اور منحوس دنیا کبھی خوف دلانے سے اور کبھی اُمید دینے سے اکثر لوگوں کو اپنے دام میں لے لیتی ہے اور یہ اسی میں مرتے ہیں۔

نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا کو چھوڑ دیں اور یہ غلطی انسان کو نہیں چھوڑتی جب تک کہ اس کو بے ایمان کر کے ہلاک نہ کرے۔

اے نادان! کون کہتا ہے کہ تو اسباب کی رعایت چھوڑ دے۔ مگر دل کو دنیا اور دنیا کے فریبوں سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ ہے اور جس عیال کے لئے تو حد سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ خدا کے فرائض کو بھی چھوڑتا ہے۔ اور طرح طرح کی مکاریوں سے ایک شیطان

(باقی صفحہ ۶ پر)

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۸۱ء

منعقدہ:۔ ۲۳، ۲۴، ۲۵ر اکتوبر۔ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

پہلا دن ۲۳ر اکتوبر۔ پہلا اجلاس

۳-۳۰ تا ۳-۴۵	تلاوت قرآن کریم عہد نامہ و دُعا	محترمہ نجم النساء صاحبہ
۳-۴۵ تا ۳-۵۰	نظم	مکرمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ
۳-۵۰ تا ۴-۲۰	درس قرآن کریم	مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب
۴-۲۰ تا ۵-۰۰	افتتاحی خطاب حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ ربوہ	

نوٹ:۔ صدر صاحبہ کے خطاب کے بعد معیار اوّل کا سیمی فائنل مقابلہ ہال کے قریبی گراؤنڈ میں ہوگا۔ منتخب شدہ دس بہترین مقررات کا سٹیج پر مقابلہ کروایا جائے گا۔

۵-۰۰ تا ۵-۱۵	پیغامات لجنات بیرون پاکستان	
۵-۱۵ تا ۶-۰۰	مقابلہ معلومات دینیہ و عامہ	

نوٹ:۔ اس مقابلہ میں الفضل، کشتیٔ نوح، منہاج الطالبین اور معلومات عامہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔

۶-۰۰ تا ۶-۱۵	تقسیم انعامات وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

پہلا دن ۲۳ر اکتوبر۔ دوسرا اجلاس

۷-۳۰ تا ۷-۴۰	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ رضیہ درد صاحبہ
۷-۴۰ تا ۷-۴۵	نظم	" طاہرہ شمس صاحبہ
۷-۴۵ تا ۱۰-۳۰	مشاعرہ	حصہ لینے والی شاعرات دو ہفتہ قبل اپنی نظمیں اور غزلیں مرکز میں بھجوا دیں۔ شاعری میں اسلامی اقدار و روایات کو ملحوظ رکھا جائے۔

دوسرا دن ۲۴ر اکتوبر۔ ہفتہ۔ تیسرا اجلاس

۷-۳۰ تا ۷-۴۵	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ مستفرہ مرزا صاحبہ
	نظم	" عطیہ نرگس صاحبہ
۷-۴۵ تا ۸-۳۰	مقابلہ حسن قرأت لجنات اماء اللہ	
۸-۳۰ تا ۹-۳۰	تقریری مقابلہ معیار اوّل (وقت فی تقریر ۵ منٹ)	

عنوانات:۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ترقیٔ اسلام
حضرت اقدس اور کسرِ صلیب
ذکرِ الٰہی۔
چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت

نوٹ:۔ اس مقابلہ میں بی۔ اے اور اس سے اوپر کی تعلیم کی لڑکیاں شامل ہو سکتی ہیں۔ نیز اس دوران چھوٹے گراؤنڈ میں معیار دوم کا سیمی فائنل مقابلہ کروایا جائے گا۔

۹-۳۰ تا ۹-۴۵	خطاب	حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
۹-۴۵ تا ۱۰-۰۰	حضرت اقدس کی دس کتب کا تعارف	مکرمہ رضیہ درد صاحبہ
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۱۰	سیرت حضرت امّ طاہر	" نصیرہ نزہت صاحبہ
۱۰-۱۰ تا ۱۰-۴۰	انگریزی تقریری مقابلہ (4 MINUTES EACH) TOPICS:-(1) RELIGION IS ESSENTIAL FOR GOOD CITIZENSHIP. (2) DOWRY SYSTEM AS UNDERSTOOD IN OUR COUNTRY IS UNISLAMIC. (3) THE LAST SERMON OF THE HOLY PROPHET ON THE MOUNTAIN ARAFAT IS A LANDMARK IN THE HISTORY OF MENKIND.	
۱۰-۴۰ تا ۱۰-۵۰	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ
۱۰-۵۰ تا ۱۱-۰۰	نظم	" خالد اشرف صاحبہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۰۰	خطاب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقسیم انعامات وقفہ برائے نماز ظہر، عصر، طعام۔	

دوسرا دن ۲۴ر اکتوبر۔ ہفتہ۔ چوتھا اجلاس سہ پہر

۳-۳۰ تا ۳-۴۰	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ نسیم بشریٰ صاحبہ
۳-۴۰ تا ۳-۴۵	نظم	" رضیہ درد صاحبہ
۳-۴۵ تا ۴-۱۵	درس حدیث	مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
۴-۱۵ تا ۵-۰۰	تقریری مقابلہ معیار دوم (وقت فی تقریر ۴ منٹ)	

عنوانات:۔ غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلقِ عظیم
حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید۔
اسلام میں نظامِ خلافت
حضرت اقدس کی ایک عظیم پیش گوئی ..... خدا اسے قبول کرے گا ..... کی صداقت

۵-۰۰ تا ۵-۱۵	دُعا	مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ
۵-۱۵ تا ۷-۰۰	ہدایات و رپورٹ از سیکرٹریان سیکرٹری تعلیم۔ سیکرٹری مال۔ سیکرٹری تربیت۔ سیکرٹری ناصرات سیکرٹری موصیات۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ سیکرٹری تحریک جدید و وقفِ جدید۔ مدیرہ مصباح۔	
۷-۰۰ تا ۷-۳۰	بیت بازی کا سیمی فائنل مقابلہ کروایا جائے گا۔	

پانچواں اجلاس بوقت شب

۷-۳۰ تا ۷-۴۵	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ
۷-۴۵ تا ۱۱-۰۰	شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	

نوٹ:۔ اس میں صرف نمائندگان شامل ہوں گی۔ تجاویز ۱۵ر ستمبر تک بھجوا دیں تاکہ ایجنڈا شائع کیا جا سکے۔ وہ تجاویز دوہرائی نہ جائیں جو گزشتہ سالوں میں منظور یا ردّ ہو چکی ہیں۔ نمائندگان آتے ہی اپنے ٹکٹ حاصل کریں۔

تیسرا دن ۲۵ر اکتوبر۔ اتوار۔ چھٹا اجلاس

۷-۳۰ تا ۷-۴۵	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ ثریا خانم صاحبہ
۷-۴۵ تا ۷-۵۰	نظم	" رضیہ تمنیزہ صاحبہ
۷-۵۰ تا ۸-۰۰	سیرت حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ۔	" مبارکہ بشیر صاحبہ
۸-۰۰ تا ۸-۱۰	سیرت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔	" شوکت گوہر صاحبہ
۸-۱۰ تا ۸-۲۰	سیرت حضرت امّ المومنین	" امۃ الرشید شوکت صاحبہ
۸-۲۰ تا ۸-۴۵	ذکرِ حبیب	مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۸-۴۵ تا ۹-۳۰	فی البدیہہ تقریری مقابلہ	
۹-۳۰ تا ۱۰-۰۰	پروگرام موازنہ مذاہبِ عالم	
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۳۰	مقابلۂ بیت بازی	
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰	خطاب حضرت سیدہ بیگم صاحبہ بنصرہ العزیز۔	حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰	مقابلہ حفظ قرآن	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر و طعام

تیسرا دن ۲۵ اکتوبر۔ اتوار۔ ساتواں اجلاس

۳-۳۰ تا ۳-۴۵	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ
۳-۴۵ تا ۳-۵۰	نظم	امۃ السمیع صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب
۳-۵۰ تا ۴-۰۰	سیرت حضرت سیدہ امّ ناصر	مکرمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ
۴-۰۰ تا ۵-۰۰	تقسیم انعامات	
۵-۰۰ تا	خطاب حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	
	دُعا	

مقالہ نویسی

عنوان

"سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

یہ مقالہ جات ۱۵ ستمبر تک دفتر میں آچکے ہوں۔

امتحان وظائف

وظائف نصرت جہاں بیگم اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا امتحان آخری دن بروز اتوار صبح ۸ تا ۱۱ بجے لجنہ ہال کی اوپر والی گیلری میں ہوگا۔

خصوصی ہدایت:۔ مجلس شوریٰ اور سیکرٹریان کے اجلاس میں آنے والی ہر عہدہ دار کی شرکت لازمی ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے اجتماع سالانہ

خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ ستمبر میں حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر لجنہ کی سالانہ اجتماع میں نمائندگی انتہائی ضروری ہے۔ اس لیے ہر وہ جگہ جہاں تین بھی احمدی عورتیں ہیں ان میں سے کم از کم ایک کا آنا ضروری ہے۔ کوئی ایک لجنہ بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جہاں سے نمائندگی نہ ہو۔ اگر صدر کسی مجبوری کے تحت نہیں آسکتیں تو اپنی طرف سے کسی کو نمائندہ بنا کر بھجوائیں۔ جس لجنہ سے کوئی ممبر نہیں آئے گی۔ اس لجنہ کو کالعدم سمجھا جائیگا خدام الاحمدیہ کے قائدین سے درخواست ہے کہ چونکہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اور ناصرات کے اجتماع ایک وقت میں ہی ہو رہے ہیں اس لیے وہ اپنے آنے کی تیاری کے ساتھ اس شہر، قصبہ یا گاؤں کی ممبرات کو بھی تحریک کریں اور ان کا اپنے ساتھ لانے کا انتظام بھی کریں۔ ہاں لجنات کو چاہیئے کہ آنے سے قبل اپنی تعداد سے ضرور اطلاع دیں۔

اسی طرح امراء ضلع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ضلعی دوروں میں لجنات تک بھی حضور کا یہ ارشاد پہنچائیں۔ اسی طرح ضلع کی صدروں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ضلع کی ہر لجنہ تک یہ اطلاع پہنچائیں کہ ان کا آنا ضروری ہے۔ عید سے قبل ہر لجنہ یہ اطلاع مل جانی چاہیئے کہ ہر لجنہ سے ان کی کتنی ممبرات آرہی ہیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بقیہ:۔ عیش و عشرت

بن جاتا ہے اس عیال کے لیے تو بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ کرتا ہے اس لیے کہ خدا تیری پناہ میں نہیں۔ کیونکہ تو پارسا نہیں۔ خدا تیرے دل کی جڑھ کو دیکھ رہا ہے۔ سو تو بے وقت مرے گا۔ اور عیال کو تباہی میں ڈالے گا لیکن وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے اس کی خوش قسمتی سے اس کے زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا اور اس کے مرنے کے بعد کبھی وہ تباہ نہیں ہوں گے۔

(تذکرۃ الشہادتین ص۷۵)

(باقی)

درخواستِ دُعا

۱۔ خاکسار کے تایا جان مکرم ملک محمد موسیٰ صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی۔ احباب جماعت سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (جمال الدین شمس مربی سلسلہ مقیم ٹوبہ ٹیک سنگھ)

۲۔ خاکسار عرصہ سے علیل ہے۔ اب پہلے سے کافی افاقہ ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب خاکسار کی صحت کاملہ و عاجلہ اور جملہ پریشانیوں کی دُوری کے لئے دعا فرماویں۔

(نذیر احمد رشید۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن۔ لاہور)

۳۔ میری بھانجی عزیزہ عفت النساء ساکن لاہور بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں اور گنگارام ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قاضی رشید الدین واقف زندگی پنشنر۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم لیفٹیننٹ کرنل مجید ملک گزشتہ ماہ جیپ اور ٹرک کے ایک حادثہ میں کوئٹہ میں شدید زخمی ہوگئے جس سے ان کی ناک کی ہڈی اور جبڑے ٹوٹ گئے۔ آجکل وہ سی۔ ایم۔ ایچ (راولپنڈی) میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب جماعت ان کی مکمل شفایابی اور ترقی کے واسطے دعا فرمائیں۔

(ظفر اللہ ملک۔ ہیلتھ سنٹر۔ بلاک ۸ چیچہ وطنی۔ ضلع ساہیوال)

۵۔ خاکسار آنکھ کے اپریشن کے سلسلے میں سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ ڈاکٹر بار بار آنکھ کا معائنہ کر رہے ہیں اور ہفتے کے اندر اندر آنکھ کا اپریشن ہوگا۔ قارئین الفضل سے کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ڈاکٹر اللہ داد خان علوی آف ربوہ۔ عرائض نویس چنیوٹ کچہری)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کل وعدہ کے نصف کی ادائیگی کرنیوالے مخلصین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا نصف وقت ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء کو ختم ہوا ہے۔ اس تاریخ تک ہر ایک وعدہ کنندہ کی طرف سے کل وعدہ کا کم از کم ½ ضرور ادا ہو جانا چاہیئے تھا۔

جماعتوں کی طرف سے ایسے خوش قسمت مخلصین کی فہرستیں آرہی ہیں جنہوں نے اپنے وعدہ کا کم از کم نصف ادا کر دیا ہے۔ چونکہ تمام جماعتوں کی طرف سے ابھی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ اس لیے ۱۵ اکتوبر تک تمام جماعتیں ایسے مخلصین کی فہرستیں ضرور بھجوا دیں تاکہ حضور کی خدمت میں بغرض دعاء پیش کی جاسکیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سالانہ اجتماع انصار اللہ (منعقدہ ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء) میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے (قیادت عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹارگٹ چندہ تحریکِ جدید کے پیشِ نظر مخلصینِ جماعت کی نمایاں پیش کش

(قسط نمبر ۲۷)

۴۸۶	مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب	ٹیکسلا	۱۰۰۰ روپے
۴۸۷	" ناصر احمد خاں صاحب ولد محمد اسلم صاحب	"	۱۰۰۰
۴۸۸	" رانا رفیق احمد خان صاحب D.F.O	مری	۱۱۰۰
۴۸۹	" ملک محمد شریف صاحب	راولپنڈی	۵۱۵
۴۹۰	" میجر محمد اسلم صاحب منہاس (ریٹائرڈ)	"	۵۱۰
۴۹۱	" رانا شریف احمد خان صاحب	"	۵۱۰
۴۹۲	" میجر جنرل بشیر احمد صاحب (ریٹائرڈ)	"	۵۰۱
۴۹۳	" کرنل محمد افضال بھٹی صاحب	"	۵۲۵
۴۹۴	" محمد خالد صاحب	"	۵۰۰
۴۹۵	" چوہدری محمد آصف صاحب	"	۵۰۰
۴۹۶	" فضل الرحمٰن صاحب بھٹہ والے	"	۵۱۰
۴۹۷	" شیخ جمیل احمد صاحب	"	۶۵۰
۴۹۸	" چوہدری عبد الجلیل خان صاحب	"	۷۰۰
۴۹۹	" وسیم احمد صاحب قریشی معہ اہل وعیال	"	۶۰۰
۵۰۰	" میاں عبد القدوس صاحب	"	۵۱۰
۵۰۱	" احمد علی قمر صاحب قریشی	"	۵۰۱
۵۰۲	" قریشی منور احمد صاحب (پراپرٹی)	"	۵۱۰
۵۰۳	" محمد افضل صاحب ڈائل میکر	"	۵۲۵
۵۰۴	" نعیم اللہ صاحب رفیق	"	۵۲۵
۵۰۵	" چوہدری نصیر احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب	"	۵۲۵

(باقی)

(وکیل المال اوّل)

ٹکٹ داخلہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۱ء

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۱ء کے موقع پر بیرون ربوہ سے تشریف لانے والے خدام اور زائرین اپنے ٹکٹ بنوانے کے لیے مورخہ ۲۲ اکتوبر بروز جمعرات صبح سات بجے دارالضیافت میں تشریف لائیں۔ دفتر بیرون کی ایک شاخ جمعہ کے روز دوپہر ½ ۱۲ بجے تک دارالضیافت میں کام کرے گی۔

مرکزی دفتر بیرون جمعرات کی شام مقام اجتماع میں کھل جائے گا۔ اس سے اگر کوئی دوست ٹکٹ بنوانا چاہیں تو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لائیں۔

قائدین مجالس بروقت تشریف لائیں تا خدام کے کوائف فارم پر تصدیق کر سکیں ٹکٹ کے حصول کے لیے قائد مجلس کی تصدیق ضروری ہے۔ کوائف فارم موقع پر مہیا کئے جائیں گے۔

(منتظم بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان برائے لجنات

جلسہ سالانہ پر کام کرنے کے لیے خواتین اور بچیاں ابھی سے اپنے نام بھجوائیں اور نام کے ساتھ ولدیت، شادی ہونے کی صورت میں زوجیت۔ اپنا مکمل پتہ۔ عمر۔ تعلیم وغیرہ لکھیں نیز یہ بھی لکھیں کہ اس سے پہلے کہیں کام کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو کہاں اور کس ڈیوٹی پر اگر قیامگاہوں پر تو کونسی قیامگاہ میں تاکہ اس کے پتہ پر جواب دیا جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

(باقساط از اپریل تا اگست ۱۹۸۱ء)

۱	مکرم چوہدری منور احمد صاحب۔ نیشنل آٹوز نواب شاہ	۵۰ روپے
۲	" ڈاکٹر محمد اشرف طاہر صاحب سکرنڈ ضلع نواب شاہ	۵۰ "
۳	محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد	۶۰ "
۴	" صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ ربوہ	۱۰۰ "
۵	مکرم مرزا محمد انور صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۱۲۵ "
۶	" رانا محمد زکریا صاحب بذریعہ سیکرٹری مال صاحب دارالبرکات ربوہ	۱۰۰ "
۷	جماعت احمدیہ گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر	۱۶۵ "
۸	مکرم امیر صاحب جھنگ صدر	۵۵ "
۹	" محمد حیات صاحب جوئیہ سول لائن سرگودھا	۵۳ "
۱۰	محترمہ بشریٰ ناصرہ صاحبہ معرفت مکرم میجر ڈاکٹر منیر احمد خانصاحب خالد دارالنصر ربوہ	۱۰۰ "
۱۱	جماعت احمدیہ اسلام آباد	۱۸۲۰ "
۱۲	مکرم ایم عنایت اللہ صاحب جامکے چٹھہ ضلع سیالکوٹ	۱۰۰ "
۱۳	" شریف احمد صاحب سنوری حیدر آباد پاک	۲۰۵ "
۱۴	" خواجہ ظفر احمد صاحب نمبر ۲۳ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ	۷۵ "
۱۵	محترمہ امۃ المجید بقاپوری صاحبہ بذریعہ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۵۰ "
۱۶	مکرم عبد الرب صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۱۲۰ "
۱۷	محترمہ رشیدہ ارشد صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب سیالکوٹ	۱۰۰ "
۱۸	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب درگا نوالی (ملوچھت) ضلع سیالکوٹ	۵۰ "
۱۹	مکرم عبد المجید صاحب شوق اچھرہ لاہور	۲۰۰ "
۲۰	جماعت احمدیہ محلہ دارالفضل ربوہ	۶۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دُعائے مغفرت

میرے بہنوئی محترم ڈاکٹر ملک عبد الحق صاحب ریٹائرڈ سول سرجن اور سابق امیر جماعتہائے شہر و ضلع گجرات ۱۷ ستمبر ۱۹۸۱ء بوقت گیارہ بجے شب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپ پہلے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر طاہر محمود ملک کے ہاں ۳۶ سول لائن راولپنڈی میں مقیم تھے۔ ڈاکٹر طاہر محمود صاحب ان کی میت کو لے کر ۱۸ ستمبر بعد دوپہر ربوہ پہنچے۔ بعد نماز عصر از راہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مکرم ڈاکٹر طاہر محمود اور دیگر لواحقین سے تعزیت فرمائی۔ اسی شام بہشتی مقبرہ میں مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے دعا کرائی احباب جماعت سے مرحوم ڈاکٹر عبد الحق صاحب کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

مرحوم کے چھوٹے بیٹے میجر عبد المالک صاحب امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔ ایک بیٹی، اہلیہ ڈاکٹر (انجینئر) نعیم احمد صاحب یمن میں تھی۔ اس لیے وفات کے وقت یہ دونوں موجود نہ تھے۔ باقی بیٹیاں یعنی اہلیہ چوہدری محمد امجد (انجینئر) مرحوم، اہلیہ مرزا انعام الحق صاحب ریجنل مینیجر مسلم کمرشل بنک پشاور۔ اہلیہ لفٹیننٹ کرنل مدثر سعید صاحب اہلیہ ڈاکٹر لئیق احمد فرخ کراچی اور اہلیہ مرزا محمد سعید صاحب مینیجر حبیب بنک جہلم آپ کے پاس موجود تھیں۔

آپ کے داماد ڈاکٹر لئیق احمد فرخ کو اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت گھانا میں خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اسی طرح آپ کے بڑے فرزند مکرم ڈاکٹر طاہر محمود ملک اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر کوثر تسنیم ملک سیرالیون میں نصرت جہاں سکیم کے تحت مسنگبی ہسپتال میں مصروفِ خدمت رہے ہیں۔ احباب ان کے لیے اور ان کے بھائی اور بہنوں اور دیگر عزیزوں کے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے دین و دنیا کی حسنات اور برکات سے نوازے۔ آمین۔

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- مساجد

کے فضل وکرم سے اس دورے کے عمدہ ثمرات برآمد ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ اس دورے کے دوران نائب صدر صاحب نے یورپ امریکہ اور کینیڈا کے کئی ممالک کا ہزاروں میل کا سفر کیا۔ تنظیمی و تربیتی امور کی انجام دہی کے لیے تین درجن سے زائد اجتماعات اور ایک صد سے زائد اجلاسات منعقد کئے گئے مختلف ممالک کی مجالس عہدیداروں اور خدام و دیگر احباب کو بارہ ہزار خطوط لکھے گئے۔ تین صد سے زائد ٹیلیگرامز اور فون کالیں کی گئیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس دورے کو ہر جہت سے کامیاب بنائے اور مجلس خدام الاحمدیہ کو ممالک بیرون میں مضبوطی اور استحکام عطا کرے اور مجلس کو اس کی توفیق دے کہ جلد از جلد دو ممالک میں مساجد تعمیر کر کے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں کیا گیا وعدہ پورا کر سکیں اور حضور انور کی دعاؤں کے وارث بن سکیں۔ آمین۔

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مقرر ہے۔ دیگر ایام میں ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

ہر قسم کی ملاقات کے لیے پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے جس کے لئے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی وساطت سے تحریری طور پر درخواست بھجوانی چاہیئے۔ براہِ کرم پیشگی منظوری حاصل کئے بغیر ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

(حمید احمد کلیم۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

ولادت

خاکسار کے بیٹے عزیزم بشارت احمد کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین والدین کے لیے قرۃ العین وصاحب عمر بنائے۔ آمین۔ (چوہدری قمر محی الدین صدر جماعت احمدیہ کورپور ضلع سیالکوٹ)

خوشخبری

اہالیانِ کراچی کی سہولت کے پیش نظر آپ کے جانے پہچانے ادارے "میسرز ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ریلوے روڈ (رحمت بازار) ربوہ فون ۵۲۱/۴۳۱" نے کراچی میں اپنا ایک ادارہ

"میسرز پراپرٹی ایڈز"

کے نام سے قائم کیا ہے جہاں انشاء اللہ ہر قسم کی جائیداد مثلاً فلیٹس، رہائشی و کمرشل پلاٹس۔ بنگلہ جات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کا کام کیا جائے گا۔ امید ہے کہ احباب حسبِ سابق اپنا تعاون جاری رکھیں گے۔

آپ کا مخلص

شریف احمد جاوید بھٹی

میسرز پراپرٹی ایڈز۔ ۲۵ کاسموس پلازہ فون دفتر ۴۳۱۷۲۸

سپر ہائی وے کراچی۔ فون رہائش ۴۳۱۷۲۸

(لیڈر بقیہ صفحہ ۲)

مامورین الٰہی دلوں کو بدلنے کا جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیتے ہیں اس کے نتیجہ میں انسانی کردار کے تمام گوشے از خود اصلاح پذیر ہوتے چلے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں صلح و آشتی امن و عافیت، باہمی محبت و اخوت اور تقوےٰ شعاری پر مبنی معاشرہ معرضِ وجود میں آئے بغیر نہیں رہتا۔ چنانچہ جناب سید صاحب مامورین الٰہی کے ذریعہ انجام پانے والی ہمہ گیر اصلاح کے عظیم الشان ثمرات اور دور رس نہایت ہی خوشکن اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انبیاء کے نزدیک یہ سب (جزوی اصلاح کی مادی کوششیں) ثانوی درجہ کی باتیں ہیں وہ اپنی بنیاد صرف قلب کی اصلاح پر رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہی اصل چیز ہے اور اسی کے بدلنے سے سب کچھ بدل سکتا ہے۔ ان کی غرض خدا کی اطاعت، خدا کی محبت، اور خدا کی معرفت ہوتی ہے اور تمام دوسری ترقیوں اور اصلاحوں کو وہ یکسر اسی ایک اصل کی فروع اور اسی ایک جڑ کی شاخیں جانتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ ان کی دعوت کی کامیابی سے قوموں کو سلطنت بھی ملتی ہے، دولت بھی ہاتھ آتی ہے، علم بھی حاصل ہوتا ہے، زور اور قوت بھی پیدا ہوتی ہے اور دنیوی عظمت و جلال کا ہر منظر خادمانہ حالت میں) اس کے استقبال کے لئے آگے بڑھتا ہے مگر یہ خوب جان لینا چاہیئے کہ سیاسی مصلحین کی طرح سلطنت، مالی مصلحین کی طرح دولت، تعلیمی مصلحین کی طرح تعلیم علم و فن، جسمانی مصلحین کی طرح قوت و طاقت ان کا مطمح نظر نہیں ہوتی بلکہ جو کچھ ان کے سامنے ہوتا ہے وہ صرف خدا کی اطاعت، خدا کی محبت، خدا کی خوشنودی ہوتی ہے اور باقی تمام چیزیں ان کی نگاہ میں فروعی ثانوی اور ضمنی ہوتی ہیں۔" (صفحہ ۵۷)

الغرض حقیقی اصلاح دلوں کے بدلنے سے ہوتی ہے اور دنیوی مصلحین کے برخلاف مامورین الٰہی کا طریق کار یہی ہوتا ہے کہ وہ دلوں کی اصلاح کرتے ہیں اور دنیا میں حقیقی مستقل اور پائدار انقلاب برپا کر دکھاتے ہیں۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی کا دوسرا شاندار

ہفتہ طلبہ

۱۲ تا ۱۸ اکتوبر ۸۱ء منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی کا دوسرا شاندار ہفتہ طلبہ ۱۲ تا ۱۸ اکتوبر منعقد ہوگا جس میں کرکٹ ٹورنامنٹ، پکنک، مباحثہ، نمائش، تبلیغی نشست اور بزرگان کے خطاب کے پروگرام بھی ہوں گے۔ طلبہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ مقابلوں میں حصہ لیں۔ طلبہ کے والدین انہیں اس کے لئے تاکید فرمائیں۔ تفصیلی پروگرام (شائع شدہ) دفتر اے۔ ایس۔ اے کراچی سے طلب فرمائیں۔ بزرگان سے کامیابی کے لئے دعا کی بھی درخواست ہے۔

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی)

WARTS

موکے

چہرہ گردن اور جسم کے موکے کاٹے بغیر وارٹس کیور (WARTS CURE) سے ختم ہو جاتے ہیں۔

قیمت فی شیشی -/15 روپے

لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴